فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محی الدین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجی

فصوص الحکم

للشیخ الاکبر محیی الدّین ابن عربی

ترجمہ

تنبیہات و تشریحات

از

حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

تصنیف :- شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ

ترجمہ تشریحات وتنبیہات :- حضرت بابا ذہین شاہ تاجیؒ

ناشر :- ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی، کراچی

طابع :- ایجوکیشنل پریس، کراچی

بار اوّل :- ایک ہزار

سال طباعت :- ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء

سال اشاعت :- ۱۴۰۱ھ / ۱۹۸۱ء

ہدیہ :- ایک سو پچیس رُوپے صرف

ادارۂ تعلیم وثقافت اسلامی

جامعہ تاجیہ، سیکٹر ۱۴ اے۔بی، لغرزون کراچی

(پوسٹ بکس ۱۸۰۸۴۔ کراچی ۳۳)

٢٥ — فص حكمة علوية في كلمة موسوية

حكمة قتل الأبناء من أجل موسى ليعود إليه بالإمداد حياة كل من قُتِل من أجله لأنه قتل على أنه موسى . وما ثَمَّ جهلٌ ، فلا بد أن تعود حياته على موسى — أعني حياة المقتول من أجله — وهي حياة طاهرة على الفطرة لم تدنسها الأغراض النفسية ، بل هي على فطرة « بلى » . فكان موسى مجموع حياة من قتل على أنه هو ؛ فكل ما كان مهيئاً لذلك المقتول مما كان استعدادُ روحه له ، كان في موسى عليه السلام . وهذا اختصاص إلهي بموسى لم يكن لأحد من قبله : فإن حِكَمَ موسى كثيرة وأنا إن شاء الله أسرد منها في هذا الباب على قدر ما يقع به الأمر الإلهي في خاطري . فكان هذا أول ما شوفهتُ به من هذا الباب ، فما ولد موسى إلا وهو مجموع أرواح كثيرة جمع قوى فعّالة لأن الصغير يفعل في الكبير . ألا ترى الطفل يفعل في الكبير بالخاصية فينزل الكبير من رياسته إليه فيلاعبه ويزقزق له ويظْهَر له بعقله . فهو تحت تسخيره وهو لا يشعر ؛ ثم شغله بتربيته وحمايته وتفقد مصالحه وتأنيسه حتى لا يضيق (٩١ ب) صدره . هذا كله من فعل الصغير بالكبير وذلك لقوة المقام ، فإن الصغير حديث عهد بربه لأنه حديث التكوين والكبير أبعد . فمن كان من الله أقرب سخّر من كان من الله أبعد ، كخواص ... للقرب منه يسخّرون الأبعدين . كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يبرز ... للمطر إذا نزل ويكشف رأسه له حتى يصيب منه ويقول إنه حديث عهد بربه . فانظر إلى هذه المعرفة بالله من هذا النبي ما أجلَّها وما أعلاها وأوضحَها . فقد سخّر المطرُ أفضل البشر لقربه من ربه فكان مِثْلَ الرسول الذي ينزل بالوحي عليه ، فدعاه بالحال بذاته فبرز إليه ليصيب منه

ما في السموات وما في الأرض جميعاً منه » . فكل ما في العالم تحت تسخير الإنسان ، عَلِمَ ذلك من علمه – وهو الإنسان الكامل – وجهل ذلك من جهله ، وهو الإنسان الحيوان . فكانت صورة إلقاء موسى في التابوت ، وإلقاء التابوت في اليم صورة هلاك، وفي الباطن كانت نجاة له من القتل . فحيي كما تحيا النفوس بالعلم من موت الجهل ، كما قال تعالى « أو من كان ميتاً » يعني بالجهل «فأحييناه» يعني بالعلم ، « وجعلنا له نوراً يمشي به في الناس » وهو الهدى ، « كمن مثله في الظلمات » وهي الضلال «ليس بخارج منها» أي لا يهتدي أبداً: فإن الأمر في نفسه لا غاية له يوقف عندها . فالهدى هو أن يهتدي الانسان إلى الحيرة ، فيعلم أن الأمر حيرة والحيرة قلق وحركة، والحركة حياة. فلا سكون ، فلا موت؛ ووجود ، فلا عدم. وكذلك في الماء الذي به حياة الأرض (٩٣ ا) وحركتها ، قوله تعالى «فاهتزت» وحملها ، قوله «وربت» ، وولادتها قوله «وأنبتت من كل زوج بهيج » . أي أنها ما ولدت إلا من يشبهها أي طبيعياً مثلها. فكانت الزوجية التي هي الشفعية لها بما تولد منها وظهر عنها. كذلك وجود الحق كانت الكثرة له وتعداد الأسماء أنه كذا وكذا بما ظهر عنه من العالم الذي يطلب بنشأته حقائق الأسماء الإلهية. فثبتت به وبخالقه أحدية الكثرة ، وقد كان أحدي العين من حيث ذاته كالجوهر الهيولاني أحدي العين من حيث ذاته كثير بالصور الظاهرة فيه التي هو حامل لها بذاته. كذلك الحق بما ظهر منه من صور التجلي، فكان مجلى صور العالم مع الأحدية المعقولة. فانظر ما أحسن هذا التعليم الإلهي الذي خص الله بالاطلاع عليه من شاء من عباده. ولما وجده آل فرعون في اليم عند الشجرة سماه فرعون موسى: والمو هو الماء بالقبطية والسا هو الشجرة ، فسماه بما وجده عنده، فإن التابوت وقف عند الشجرة في اليم . فأراد قتله فقالت امرأته – وكانت مُنْطَقَةً بالنطق الإلهي – فيما قالت لفرعون ، إذ كان الله تعالى (٩٣ ب) خلقها للكمال كما قال عليه السلام عنها حيث شهد لها ولمريم بنت عمران بالكمال الذي هو للذكران – فقالت لفرعون في حق موسى إنه « قرة عين لي ولك » . فبه قرت عينها بالكمال الذي

الوجود کی ایک صورت ہے اسلامی الوجود کے نقطۂ نظر سے یہ صورت باطل ہے اور وحدت الوجود کی یہی صورت نہیں بلکہ تمام صورتیں باطل ہیں جن میں "جزوی انا" کو کلی انا باور کیا جاتا ہے۔ اسلامی وحدت الوجود ہر غیر اسلامی وحدت الوجود کے برعکس وجود کو صرف خدا کے لئے مختص یقین کرتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ وجود میں سوائے خدا کے مخلوقات کا کوئی حصہ نہیں۔

بقا باللہ: انسان کا حصہ صرف عدم میں ہے۔ اس لئے اس کو اپنا حصہ عدم سے طلب کرنا چاہیے۔ اسی کا نام اپنی وہ نفی ہے، جو اصطلاح میں بقا باللہ کہلاتی ہے، جو فانی نہیں ہے۔ وہ باقی کو نہ جانتا ہے۔ نہ پہچانتا ہے نہ مانتا ہے۔ بغیر فنا کے جو شخص بقا کی خبر دیتا ہے۔ اور دعوی کرتا ہے کہ میں خدا ہوں وہ صرف مدعی ہے جھوٹا ہے فریب نفس میں مبتلا ہے۔

موسیٰ پانی کا درخت: قبطی زبان میں "مو" پانی کو کہتے ہیں۔ اور "سی" درخت کو کہتے ہیں، اس کے معنی ہوئے پانی کا درخت۔ حضرت موسیٰ دریا میں ایک درخت کے قریب تابوت میں پائے گئے۔ اس لئے ان کا نام موسیٰ رکھا گیا۔

عورت کی شہادت: فرعون نے حضرت موسیٰ کو قتل کرنا چاہا تو فرعون کی عورت نے جس کے بارے میں اور حضرت مریم کے بارے میں فضل و کمال کی شہادت دی گئی ہے۔ جو مردوں کے لئے خاص ہے۔ اس عورت نے فرعون سے کہا کہ اس کو قتل نہ کر یہ میری اور تمہاری دونوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ ماں کے لئے تو موسیٰ کا آنکھوں کی ٹھنڈک ہونا ظاہر ہے کیوں کہ وہ آپ کے سبب سے درجۂ کمال کو پہنچیں اور فرعون کے لئے آپ آنکھوں کی ٹھنڈک اس وقت ثابت ہوئے جب اللہ نے ڈوبتے وقت فرعون کو ایمان سے مشرف فرمایا۔ یہاں شیخ کی عبارت کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

ہے کہ وہ حیات پھر وہ زمین اس پانی سے بڑھتی ہے اور پھولتی ہے پھر اس کی ولادت اس سے ثابت ہے۔ وانبتت من کل زوج بہیج اور وہ ہر قسم کے خوش جوڑوں کو اگاتی ہے۔ یعنی پھر وہ زمین اپنے مشابہ چیزوں کو پیدا کرتی ہے۔ جو طبیعت میں اس کے مثل ہوتی ہیں۔ پس زمین بدن کو زوجیت یعنی جوڑا ہونا اس چیز سے حاصل ہوا جو کہ اس سے پیدا ہوئی اور اس سے ظاہر ہوئی۔ ایسے ہی حق تعالےٰ کے وجود میں اس کے مخلوقات سے اس کو کثرت ہوئی اور ایسے ہی حق تعالےٰ کے اسماء میں ان چیزوں سے تعدد ظاہر ہوا جو عالم میں ظاہر ہیں اور یہ عالم اپنے پیدا کیئے جانے سے اسماء الٰہیہ کے حقائق کا طالب ہوا۔ اور باری تعالےٰ کے فلاں فلاں مختلف نام اس سے پیدا ہوئے پھر عالم کو اور اس کے خلائق کو کثرت کی احدیت ثابت ہوئی یعنی اس کا عین واحد ہے۔ اور اسماء اور صفات سے وہ کثیر ہے اور باعتبار ذات کے وہ احدی العین ہے۔ جیسے کہ جوہر ہیولیٰ ہے کہ باعتبار ذات کے وہ احدی العین ہے اور باعتبار صورتوں کے جو اس میں ظاہر ہیں وہ کثیر ہے۔ اور ان صورتوں کا وہ ہیولیٰ بذاتہ حامل ہے۔ یہی مثال حق تعالیٰ کی ان تجلّی کی صورتوں کے ساتھ ہے جو اس سے ظاہر ہوئی ہیں۔ پس حق تعالےٰ اس احدیت معقولہ کے ساتھ عالم کی صورتوں کا مظہر اور مجلّٰی ہوا۔ تم اس تعلیم کی طرف نظر کرو کہ کیا خوب ہے۔ اور حق تعالےٰ اپنے بندوں سے جس کو چاہتا ہے اس کی اطلاع دیتا ہے۔ اور جب فرعون کے متعلقین نے دریا میں درخت کے پاس تابوت میں ان کو پایا تو اسے واسطے فرعون نے ان کا موسیٰ نام رکھا کیوں کہ قبطی زبان میں مُو پانی کو کہتے ہیں اور سا درخت کو بولتے ہیں۔ پھر ان کا ویسا ہی نام رکھا جس طرح ان کو پایا تھا کیوں کہ تابوت دریا میں درخت کے پاس ٹھہر گیا تھا اور پھر فرعون نے آپ کو قتل کرنا چاہا تب اس کی عورت نے اس سے ان کے بارہ میں سفارش کی تو اس میں وہ صرف نطق الٰہی سے بولنے والی تمی